27143- شراب نوش کی نمازیں چالیس یوم تک قبول نہیں ہیں

سوال

کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ شراب نوشی کرنے والے کی چالیس یوم تک نماز قبول نہیں ہوتی ؟

پسندیدہ جواب

جی ہاں بہت ساری صحیح احادیث میں شراب نوشی کی سزا وارد ہے کہ اس کی چالیس یوم تک نماز قبول نہیں ہوتی، اور یہ حدیث عمرو بن العاص، اور ابن عباس، اور ابن عمر، اور ابن عمرو رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے.

دیکھیں : السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (709) (2039) (2695) (1854).

ان احادیث میں ابن ماجہ کی درج ذیل حدیث ثابت ہے :

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے بھی شراب نوشی کی اور اسے نشہ آگیا تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوگی، اور اگر وہ مرگیا تو آگ میں جائیگا، اور اگر توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کریگا، اور اگر اس نے دوبارہ شراب نوشی کی اور نشہ ہوگیا تو چالیس یوم تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی، اگر مرگیا تو آگ میں جائیگا، اور اگر توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلے گا، اور اگر اس نے پھر دوبارہ شراب نوشی کی اور نشہ ہوگیا تو اس کی چالیس یوم تک نماز قبول نہیں ہوگی، اگر مرگیا تو آگ میں جائیگا، اور اگر توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کریگا، اور اگر وہ پھر دوبارہ شراب نوشی کرتا ہے تو پھر اللہ کو حق ہے کہ وہ اسے روز قیامت ردغۃ الخبال پلائے.

صحابہ کرام نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ردغۃ الخبال کیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جہنمیوں کا خون اور پیپ"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3377) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر (2722) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

نماز قبول نہ ہونے کا معنی یہ نہیں کہ نماز ہی صحیح نہیں، یا پھر وہ نماز ادا ہی نہ کرے، بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ اسے اس نماز کا اجروثواب نہیں ملے گا، تو اس طرح نماز ادا کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ نماز کی ادائیگی سے بری الذمہ ہوجائیگا، اور اسے ترک کرنے کی سزا نہیں دی جائیگی، لیکن اگر وہ نماز بھی ادا نہ کرے تو اسے اس کی بھی سزا ہوگی.

ابو عبداللہ محمد بن نصر المروزی کہتے ہیں :

"قولہ : "اس کی نماز قبول نہیں ہوگی" یعنی اسے شراب نوشی کی سزا کے طور پر چالیس یوم تک نماز کا ثواب حاصل نہیں ہوگا، جیسے علماء نے خطبہ جمعہ کے دوران کلام کرنے والے شخص کے متعلق کہا ہے کہ وہ ادا تو کرے گا لیکن اس کا جمعہ نہیں ہوگا، ان کی مراد یہ ہے کہ اسے اس گناہ کی پاداش میں جمعہ کی ثواب حاصل نہیں ہوگا"

دیکھیں : تعلیم قدر الصلاۃ (2/587–588).

مزید آپ سوال نمبر (20037) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور اس کی نماز کی عدم قبولیت کا معنی یہ ہے کہ اسے اس نماز کا اجر و ثواب نہیں ملے گا، اگرچہ نماز ادا کرنے کی وجہ سے اس کا فرض ادا ہو جائیگا، اور اسے دوبارہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں" اھ

اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ شراب نوشی کرنے والے پر نماز کی بروقت ادائیگی فرض ہے، اگر اس نے اس میں کوئی کمی کی اور نماز ادا نہ کی تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ٹھرے گا، جو شراب نوشی جیسے کبیرہ گناہ سے بھی زیادہ بڑا ہے.

یہ تو شراب نوشی کرنے والی کی سزا ہے جب وہ توبہ نہ کرے، لیکن جو شخص توبہ کر لے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کر کے اس کے اعمال بھی قبول فرما لیتا ہے، جیسا کہ سابقہ حدیث میں ہے "اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے"

اور جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "توبہ کرنے والا بالکل ایسا ہی ہے جیسے کسی شخص کا کوئی گناہ نہ ہو"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4250) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابن ماجہ میں حسن قرار دیا ہے.

واللہ اعلم.